جلد ۲۹ | ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش | ۹ محرم ۱۳۶۰ھ | ۶ فروری ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۹

موجودہ جنگ کے متعلق جوتشیوں اور رمّالوں کی جھوٹی پیشگوئیاں

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہ حقیقت بیان فرمائی ہے۔ کہ مصفّٰی علم غیب جوتشیوں رمّالوں۔ نجومیوں اور کاہنوں وغیرہ کو نہیں دیا جاتا۔ بلکہ انبیاء اس خزانہ سے حصہ پاتے ہیں۔ اور وہ بھی اسی قدر جس قدر خدا دینے کا ارادہ کرے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:- ام لھم سلّم یستمعون فیہ فلیأت مستمعھم بسلطانٍ مبین (طور ع۲) کیا آسمان کی باتیں سننے کے لئے ان رمّالوں اور جفّاروں کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس کے ذریعہ یہ خدا تعالےٰ کی باتیں سن سکتے ہیں اگر کسی کو ایسا دعوےٰ ہے۔ تو وہ سامنے آئے مطلب یہ کہ علم غیب کی بات سننا تو الگ رہا۔ اس کی قابلیت بھی ان میں نہیں پائی جاتی۔

سورۂ شعراء میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے وما تنزلت بہ الشیاطین وما ینبغی لھم وما یستطیعون۔ انھم عن السمع لمعزولون (ع۱۱) کہ کفار کا یہ الزام کہ اس شخص پر شیطان کلام لیا نازل کرتا ہے کسی طرح بھی درست نہیں۔ کیونکہ ایسا انسان ہے۔ کہ شیطان کا ایسے آدمیوں سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔ پھر یہ تعلیم ایسی پاک ہے۔ کہ ناپاک شیطان اس کو اُتار ہی نہیں سکتا۔ علاوہ ازیں اس میں آسمانی علوم ہیں۔ اور شیطان آسمانی علوم حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

سورہ یونس میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ فقل انما الغیب للہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین (ع۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ ان سے کہدو۔ کہ غیب کا علم صرف خدا کے پاس ہے۔ اگر وہ نہیں ملے گا۔ تو تم سچے ہوگے۔ اور اگر مجھے ملا۔ تو میں سچا ہوں گا۔ پس آؤ۔ ہم دونوں خدائی فیصلہ کا انتظار کریں۔

پھر فرماتا ہے۔ عالم الغیب فلا یظھر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کہ اللہ ہی غیب کا جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب کو رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔

قرآن کریم کی ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ علم غیب اللہ تعالےٰ کی ذات سے مخصوص ہے۔ اور وہ اس کا اظہار صرف اپنے رسولوں اور برگزیدہ بندوں پر کیا کرتا ہے۔ کسی رمّال۔ نجومی۔ یا کاہن میں یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے علم غیب میں سے کچھ حاصل کرسکے۔ مگر دُنیا میں بالعموم دیکھا جاتا ہے۔ کہ رمّال جوتشی اور نجومی اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اوٹ پٹانگ باتیں شائع کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے زعم میں ان کا نام "پیشگوئیاں" رکھتے ہیں۔ لیکن ان کی آنکھوں کے سامنے ان پیشگوئیوں کا جھوٹا ہونا ثابت ہوجاتا ہے۔

گزشتہ سے پیوستہ سال جب جنگ کا آغاز ہوا۔ اور جرمنی نے یکے بعد دیگرے کئی ممالک کو فتح کرلیا۔ تو جوتشیوں کو بھی پیشگوئیاں کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ چونکہ ان کی باتیں تباہی و بربادی پر مشتمل تھیں۔ اس لئے بالفاظ اخبار "ملاپ" (۲۹۔ جنوری) نتیجہ یہ ہوا کہ:-

"کتنے ہی لوگوں نے اپنے کاروبار بند کردیئے۔ ہزاروں لوگ شہروں اور دیہات چھوڑ کر پہاڑوں پر چلے گئے۔ اور کتنے ہی لوگوں نے بنکوں سے روپیہ نکلوانا شروع کردیا۔ اور کتنے ہی لوگ وہ روپیہ گھر میں لاتے ہی لٹ گئے۔ غرضکہ ایسی پیشگوئی نے امنِ عامہ کو برباد کردیا!!"

آخر ان پیشگوئیوں کا جو نجومیوں۔ اور جوتشیوں نے موجودہ جنگ کے متعلق کیں۔ اور جن میں یہ دعوےٰ کیا گیا تھا۔ کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں روس ہندوستان پر غالب آجائے گا۔ ہندوستان کا ۹۸ فی صدی نقصان ہوگا۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہوجائیگا اور کئی عورتیں۔ مرد اور بچے بے گناہ قتل ہوجائیں گے۔ مقررہ وقت گزرنے پر پول کھل گیا۔ اور لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ لوگ کیسے جھوٹے اور دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ قرآن کریم نے بار بار ان لوگوں کے جھوٹے ہونے کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی غیب کی خبر نہیں ملتی۔ چنانچہ ایک مقام پر فرماتا ہے۔ وقد کفروا بہ من قبل ویقذفون بالغیب من مکان بعید۔ وحیل بینھم وبین ما یشتھون کما فُعِلَ باشیاعھم من قبل۔ انھم کانوا فی شکٍ مریب (سبا ع۶) یعنی یہ لوگ تیر اشروع سے انکار کرتے چلے آئے ہیں۔ اور امور غیبیہ دریافت کرنے کے لئے دُور سے ڈھکوسلے مارتے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہوسکتے۔ ان کی غیب دانی کی خواہش کے رستہ میں اللہ نے روکیں پیدا کر رکھی ہیں۔ جس طرح اسی خواہش کے پہلے لوگوں کی راہ میں روکیں پیدا کی گئی تھیں۔

پس ان لوگوں کا علم غیب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور صرف بعض علمی باتوں کا استنباط کرتے ہوئے جن کا تعلق حساب۔ اور علم نجوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کاہن۔ رمّال۔ جفّار اور جوتشی جو کچھ کہتے ہیں۔ جھوٹ اور افترا ہوتا ہے۔ چنانچہ سوبھراج جوتشی کی لابنی پیشگوئیوں پر ایک گزشتہ پرچہ میں تبصرہ کرتے ہوئے بتایا جاچکا ہے۔ کہ اس نے جو کچھ کہا۔ وہ سراسر غلط ثابت ہوا۔

اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو موجودہ جنگ کے متعلق کئی اہم امور کی قبل از وقت خبر دی اور آپ نے جو کچھ بیان فرمایا۔ ظاہری حالات کے بالکل خلاف حیرت انگیز طور پر پورا ہوا اس کے علاوہ ایک اور امتیاز آپ کے رویا وکشوف اور جوتشیوں کی پیشگوئیوں میں یہ بھی ہے۔ کہ جوتشیوں کی باتوں میں اول سے آخر تک تباہی و بربادی۔ خوف و ہراس کا ہی ذکر ہے۔ مثلاً جوتشی سو بھر اج نے لکھا۔ قحط سالی ہو جائے گی۔ گندم و دیگر اجناس کھانے کو نہیں ملیں گی۔ لوٹ مار اور ڈاکے شروع ہو جائینگے۔ گورنمنٹ کنٹرول کرنے سے قاصر رہے گی۔ موٹریں اور لاریاں پٹرول نہ ملنے سے بند ہو جائیں گی۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہوگا۔ عورتیں اور بچے قتل کئے جائیں گے۔ گویا سرتاپا نحوست فلاکت اور تباہی و بربادی کی خبریں بیان کی گئیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خدا تعالےٰ نے جو خبریں دیں۔ گو ان کا ایک حصہ انذاری بھی تھا۔ مگر ان میں تبشیری پہلو بھی موجود ہے مثلاً جب ایک رویا میں آپ کے سامنے حکومت برطانیہ کی خفیہ خط و کتابت پیش ہوئی۔ اور ایک چٹھی ایسی آئی۔ جس میں حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا تھا۔ کہ ہمارا ملک سخت خطرے میں ہے۔ اور قریب ہے۔ کہ دشمن اسے مغلوب کر لے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ انگریزی اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے۔ تو آپ کو یہ بشارت دی گئی۔ کہ "یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے"۔ (الفضل ۱۸ جون ۱۹۴۰ء)

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چھ ماہ قبل جو خطرہ حکومت برطانیہ کو لاحق تھا۔ وہ دور ہو گیا۔ اس طرح آپ کے ذریعہ جو یہ بتایا گیا تھا۔ کہ چھ ماہ کے بعد حالات بدل جائیں گے۔ وہ پورا ہوا۔

اسی طرح آپ کو بتایا گیا کہ گو حکومت برطانیہ کی ہوائی طاقت کمزور ہے۔ مگر امریکہ ۲۸ سو جہاز برطانیہ کی مدد کے لئے بھیج رہا ہے چنانچہ چند دنوں کے بعد خبر آگئی۔ کہ پورے ۲۸ سو جہاز امریکہ والوں نے حکومت برطانیہ کی مدد کے لئے دیئے ہیں۔

غرض حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خدا تعالےٰ نے جو کچھ بتایا۔ اس میں تبشیری پہلو بھی موجود ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آپ کو بتانے والا خدائے علیم و قدیر ہے ؎

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۱۷ صلح سے ۲۶ صلح ۱۳۲۰ہش تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۶۳۰	فتح بی بی صاحبہ گورداسپور	۶۶۵	کرم بی بی صاحبہ گورداسپور	۷۰۱	عمر حیات صاحب سیالکوٹ
۶۳۱	[illegible] صاحبہ "	۶۶۶	پیر اندا صاحب "	۷۰۲	محمد باقر صاحب "
۶۳۲	شیر محمد صاحب سرگودھا	۶۶۷	امیر بی بی صاحبہ "	۷۰۳	عبدالغفور صاحب "
۶۳۳	خان محمد صاحب "	۶۶۸	عبدالقادر صاحب لائل پور	۷۰۴	غلام محمد صاحب گورداسپور
۶۳۴	سردار محمد صاحب	۶۶۹	حیدر شاہ صاحب فیروزپور	۷۰۵	منظور احمد صاحب "
۶۳۵	مولوی رحیم بخش صاحب جالندھر	۶۷۰	تاج اسلام محمد رفیع الدولہ	۷۰۶	شرف دین صاحب "
۶۳۶	مبارک علی صاحب گورداسپور		صاحب رنگپور بنگال	۷۰۷	علی شیر صاحب "
۶۳۷	محمد طفیل صاحب "	۶۷۱	محمد روشن صاحب گجرات	۷۰۸	جلال الدین صاحب سیالکوٹ
۶۳۸	منیر احمد صاحب "	۶۷۲	محمد صدیق صاحب منٹگمری	۷۰۹	دین محمد صاحب گورداسپور
۶۳۹	غلام فاطمہ صاحبہ "	۶۷۳	خورشید عالم صاحب "	۷۱۰	محمد بہادر صاحب مظفرآباد کشمیر
۶۴۰	لال الدین صاحب "	۶۷۴	حسن دین صاحب بہاولپور	۷۱۱	عبداللہ صاحب گورداسپور
۶۴۱	مقصودہ صاحبہ "	۶۷۵	فاطمہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ	۷۱۲	محمد علی صاحب "
۶۴۲	صغراں صاحبہ "	۶۷۶	سراج اسلام صاحب میمن سنگھ بنگال	۷۱۳	نصرت خانصاحب "
۶۴۳	علی محمد صاحب	۶۷۷	عبدالقیوم صاحب پلاسو بہار	۷۱۴	عالم بی بی صاحبہ "
	ولد روڑا صاحب } "	۶۷۸	نیاز بیگم صاحبہ انبالہ	۷۱۵	شریفہ بی بی صاحبہ "
۶۴۴	بشیر احمد صاحب "	۶۷۹	محمد غوث شاہ صاحب سرگودھا	۷۱۶	حبیب اللہ صاحب "
۶۴۵	کریم بی بی صاحبہ "	۶۸۰	محمد معین الدین صاحب حیدرآباد دکن	۷۱۷	مسماۃ حسو صاحبہ "
۶۴۶	بشیراں صاحبہ "	۶۸۱	زہرہ بی صاحبہ "	۷۱۸	اللہ دتی صاحبہ "
۶۴۷	فضل دین صاحب "	۶۸۲	مسٹر محمد جعفری صاحب کولمبو	۷۱۹	فقیر محمد صاحب "
۶۴۸	علی محمد صاحب "	۶۸۳	" محمد سلم صاحب "	۷۲۰	فتح محمد صاحب "
۶۴۹	علی احمد صاحب "	۶۸۴	جنت الفاصلہ صاحبہ "	۷۲۱	سرداراں بی بی صاحبہ "
۶۵۰	مختار احمد صاحب "	۶۸۵	رقیہ صاحبہ "	۷۲۲	غفور احمد صاحب "
۶۵۱	خورشید بی بی صاحبہ "	۶۸۶	عبدالرحمن صاحب دہلی	۷۲۳	سعید احمد صاحب "
۶۵۲	رحمت اللہ صاحب "	۶۸۷	سلطان خانصاحب گجرات	۷۲۴	حنیفہ صاحبہ "
۶۵۳	ہاجرہ بیگم صاحبہ "	۶۸۸	عبدالکریم صاحب "	۷۲۵	حلیمہ بی بی صاحبہ "
۶۵۴	خلیل احمد صاحب "	۶۸۹	علی بخش صاحب لائلپور	۷۲۶	لال الدین صاحب "
۶۵۵	ریاض احمد صاحب "	۶۹۰	غلام قادر صاحب نوابشاہ	۷۲۷	رحیم بی بی صاحبہ "
۶۵۶	طالب حسین صاحب "	۶۹۱	احمد دین صاحب سرگودھا	۷۲۸	امۃ الزیا صاحبہ "
۶۵۷	غلام حیدر صاحب "	۶۹۲	الہ دین صاحب "	۷۲۹	رشیدہ بی بی صاحبہ "
۶۵۸	امۃ السعید صاحبہ "	۶۹۳	غلام رسول صاحب "	۷۳۰	گیندا صاحبہ "
۶۵۹	امۃ القیوم صاحبہ "	۶۹۴	سردار بی بی صاحبہ "	۷۳۱	محمد طفیل صاحب "
۶۶۰	سبحان خانصاحب "	۶۹۵	راج بی بی صاحبہ "	۷۳۲	ممتاز بیگم صاحبہ "
۶۶۱	محمد ایوب صاحب لسن بیلہ ریاست	۶۹۶	لیسین صاحب "	۷۳۳	کریم بخش صاحب "
۶۶۲	نور الہی صاحب گورداسپور	۶۹۷	شیر محمد صاحب گورداسپور	۷۳۴	عزیز دین صاحب "
۶۶۳	عبدالقادر صاحب "	۶۹۸	یعقوب مجیب صاحب "	۷۳۵	محمد وزیر خانصاحب "
	اسلام آباد کشمیر	۶۹۹	نذیر احمد صاحب "	۷۳۶	اختری بیگم صاحبہ میرٹھ
۶۶۴	کرم دین صاحب گورداسپور	۷۰۰	فقیر حسین صاحب سیالکوٹ	۷۳۷	بختی بی بی صاحبہ اودھم پور

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ تبلیغ ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ابھی رفع نہیں ہوئی۔ نماز مغرب کے بعد حضور کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کان کے درد اور چکروں کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حرم اول و حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری سونگ ضلع گجرات سے واپس آ گئے ؎

خدام الاحمدیہ کا انعامی تقریری مقابلہ

امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی تقریب پر تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ایک انعامی تقریری مقابلہ کرایا جائے۔ اس مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل دو موضوع مقرر کئے گئے ہیں (۱) اہمیت ایثار (۲) برکات استقلال۔ تمام بیرونی مجالس کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس مقابلہ کے لئے ۲۰ فروری تک اپنے اپنے نمائندگان کے نام بھجوا دیں۔ ہر مجلس کو ایک نمائندہ بھیجنے کا اختیار ہے۔ اس مقابلہ میں اول و دوم رہنے والوں کو بیش قیمت اور مفید انعام بھی دیا جائیگا۔ نمائندگان کو کثرت سے اس مقابلہ میں شمولیت کرنی چاہیئے۔ مہتمم ایثار و استقلال

آج سے دو سو سال بعد ہندوستان کی حالت

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ایک تقریر کا خلاصہ

۲۷۔ جنوری ساڑھے چھ بجے شام ہارڈنگ لائبریری دہلی میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے "آج سے دو سو سال قبل دہلی کے اہلِ فضل و کمال" کے مضمون پر تقریر کی۔ اس جلسہ کے صدر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ خواجہ صاحب کی تقریر کے آخر میں جناب چودھری صاحب نے ایک مختصر تقریر کی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

افسردگی کا بوجھ

خواجہ صاحب کی تقریر سنتے ہوئے میری طبیعت میں افسردگی کا احساس پیدا ہوا ہے۔ نہ کہ انبساط کا۔ اور جوں جوں خواجہ صاحب تقریر کرتے گئے۔ میرے دل پر افسردگی کا بوجھ بڑھتا گیا۔ اس احساس کے ماتحت میرے دل میں خیالات کی ایک خاص رَو پیدا ہو گئی۔ چنانچہ ایک طرف تو میں خواجہ صاحب کی تقریر سُن رہا تھا۔ اور دوسری طرف اس رَو میں بہتا چلا جا رہا تھا۔ خواجہ صاحب نے آج سے دو سو سال قبل دِلّی کے حالات بیان کئے ہیں۔ اور میرے خیالات کی رَو ایک طرف تو آج سے دو ہزار سال قبل تک پہونچی اور دوسری طرف آج سے دو سو سال بعد کی دِلّی کا منظر میرے سامنے آنا شروع ہو گیا۔ میں اس منظر کے کچھ پہلو آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ آپ انہیں شاعرانہ تخیل خیال کریں۔ یا مجنون کی بڑ۔ لیکن میں انہیں حقیقت سمجھتا ہوں:۔

۱۸۵۷ء کا عذاب

خواجہ صاحب نے جو حالات بیان کئے ہیں۔ وُہ اُس زمانہ کے ہیں۔ جب ایک تمدّن اپنے عروج کے بعد انحطاط کی حالت کو پہونچ رہا تھا۔ اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ بعد میں وُہ انحطاط بڑھتا گیا۔ حتّٰے کہ وُہ تمدن بالکل مغلوب ہو گیا۔ اور اُس کے صرف کچھ آثار باقی رہ گئے۔ جس زمانہ کے حالات خواجہ صاحب نے بیان کئے ہیں۔ اُس میں یہ حالت ہو چکی تھی۔ کہ وُہ نعمتیں جو اللہ تعالےٰ انسانوں کو اس لئے عطا فرماتا ہے۔ کہ انسان ان کے صحیح اور مناسب استعمال سے اپنی حقیقی ترقی کے سامان مہیّا کریں۔ محض دُنیاوی عیش و عشرت اور لہو و لعب کے سامان بن کر رہ گئی تھیں۔ اور دِلّی اور اہلِ دِلّی بجائے لئن شکرتم لازیدنّکم کے انعام کے امید وار بننے کے لئن کفرتم ان عذابی لشدید کا منظر بننے کی تیاری کر رہے تھے۔ اُس عذاب کا ایک حصہ کا ظہور تو شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت میں ہوا جس کا ذکر خواجہ صاحب نے اپنی تقریر کے شروع میں کیا ہے۔ اور آخری اور زیادہ سخت ظہور ۱۸۵۷ء میں ہوا۔ نادر تو ایک خانگی مصیبت تھا۔ جس کے بعد ابھی توبہ اور اصلاح کی گنجائش باقی تھی۔ لیکن غدر کے وقت جو مصیبت آئی وُہ بیرونی عذاب تھا۔ اور اُس نے پُرانے تمدن اور نظام کو بالکل ملیامیٹ ہی کر دیا:۔

دو سو سال بعد کا منظر

اب میں آپ کے سامنے آج سے سو سال یا دو سو سال بعد کی دِلّی کا منظر پیش کرتا ہوں۔ اور اگر دِلّی کو تمام ہندوستان کا نمونہ تصوّر کر لیا جائے۔ تو گویا آج سے سو یا دو سو سال بعد کے ہندوستان کا منظر پیش کرتا ہوں:۔

خواجہ صاحب نے اپنی تقریر کے دَوران میں فرمایا ہے۔ کہ محمدؐ شاہ کے زمانہ میں ایسے ایسے مرثیہ گو موجود تھے۔ جن کے ایک مصرعہ پڑھنے پر ہی مجلس میں آہ و بکا کا شور بلند ہو جاتا تھا۔ اور آخر میں شکوہ کیا ہے۔ کہ گردشِ چرخ نے وُہ سب محفلیں مٹا دیں۔ مگر میں جو منظر دیکھتا ہوں۔ اُس میں مرثیہ خوانوں اور آہ و بکا کی جگہ نہ ہو گی بلکہ وُہ دِن دین کے گُن گانے کے دن ہوں گے۔ اُس وقت تک آدمؑ کے بہشت سے نکالے جانے۔ ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے۔ یوسفؑ کے غلامی میں بیچے جانے۔ رام چندر جی کے جلا وطن کئے جاتے مسیحؑ کے صلیب پر لٹکائے جانے۔ اور رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکّہ سے نکالے جانے۔ اور شہید کربلاؓ کی شہادت کا بدلہ بھی لیا جا چکا ہوگا۔ اور دِلّی بلکہ ہندوستان بلدۃ طیبۃ و ربّ غفور کا منظر پیش کر رہا ہوگا۔ انسان اپنے رب سے صُلح کر چکا ہوگا۔ قومیں دُوسری قوموں سے صلح کر چکی ہوں گی۔ اور افراد باہم محبت اور آشتی سے بسر کر رہے ہوں گے:۔

بندہ کی اپنے رب سے صُلح

انسان اپنے رب سے اس طور پر صلح کر چکا ہوگا۔ کہ شرک مٹ جائے گا۔ اور تمام حکومت اُسی ایک واحد قہار رب کی ہو گی۔ اور اُسی کی رضا جوئی انسانی زندگی کا مقصد ہوگا۔ اور انسان اخلاص کے ساتھ اس مقصد کے حصُول میں لگے ہُوئے ہونگے:۔

قوموں میں صلح

قوموں کے درمیان اس طور پر صلح ہو چکی ہوگی۔ کہ مختلف اقوام تسلیم کر لیں گی۔ کہ اللہ تعالےٰ کو ہر قوم ہی برابر عزیز ہے اور کسی قوم کو دُوسری قوم پر برتری حاصل نہیں۔ اور نہ کسی قوم کا حق ہے۔ کہ وُہ دُوسری کسی قوم پر غلبہ حاصل کرے۔ اور اُس پر حکومت کرے۔ ہر قوم اللہ تعالےٰ کے ان انعامات پر خوش ہوگی۔ جو اُسے عطا ہُوئے ہیں۔ اور ان کے صحیح اور برمحل استعمال سے اپنی ترقی اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کے حصُول کے لئے کوشاں ہوگی اور اپنی ہمسایہ اقوام کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرے گی۔ جس سے بنی نوع انسان کی خوشی اور خوشحالی میں ترقی ہو۔ اور مختلف علُوم اور اسباب اور ذرائع کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ نہ کہ ان کی ہلاکت کے لئے جیسا کہ آج ہو رہا ہے:۔

افراد کی آپس میں صُلح

پھر افراد کی آپس میں صلح ہو چکی ہو گی۔ اس طور پر کہ اول تو حکومت کے اختیارات ایسے لوگوں کے سپرد ہوں گے۔ جو حقیقتاً ان کے اہل ہوں گے۔ اور حکومت رعایا کی سچی خیر خواہ اور خادم ہو گی:۔

دوسرے۔ حکّام اور رعایا سب قانون کے پابند ہوں گے۔ اور قانون کی نگاہ میں سب برابر ہونگے۔ اور سب کے ساتھ یکساں سلوک ہوگا:۔

تیسرے۔ افراد کے درمیان پُوری مساوات ہو گی۔ کوئی نسلی۔ قومی۔ خاندانی یا ذات پات کا امتیاز تسلیم نہ کیا جائے گا۔ اور سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہوں گے۔ اور حقیقی عزت کا معیار صرف خدا کا خوف ہوگا۔

چوتھے۔ دولت اور دُنیاوی سامان صرف چند ہاتھوں میں ہی چکّر نہیں لگاتے رہیں گے۔ بلکہ ہر طبقہ میں تقسیم ہوتے رہیں گے اور جو لوگ انہیں صحیح طور پر استعمال کریں گے وُہ اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور ترقی کریں گے۔ اور جو لوگ ان کا صحیح استعمال نہیں کریں گے۔ وُہ انہیں کھو بیٹھینگے:۔

نیا تمدّن قائم ہونے کے آثار

غرض وُہ منظر عجیب دل لبھانے والا منظر ہوگا۔ آپ سوال کر سکتے ہیں۔ کہ تم کس بنا پر ہمارے سامنے یہ منظر پیش کر رہے ہو کہ آج سے سو یا دو سو سال بعد دِلّی یا ہندوستان کی یہ حالت ہو جائیگی میں اپنے اس یقین کی تہہ میں جو حقیقت ہے۔ اُس کے متعلق بعض اشارے کر دیتا ہوں۔ جس سے آپ اُس حقیقت کا کسی قدر اندازہ کر سکتے ہیں۔ اوّل آپ تسلیم کرینگے۔ کہ جو تمدن اور سیاسی اور بین الاقوام نظام آجکل ہمارے سامنے ہے وُہ اُس تمدن اور نظام کے ساتھ جسکا میں نے خاکہ پیش کیا ہے۔ ہر پہلو سے ٹکراتا ہے۔ اور ایک نئے تمدن اور نظام کے جاری ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ پُرانا تمدن اور نظام مٹ جائے۔ یہ حقیقت تو اب واضح ہے کہ موجودہ جنگ کا خاتمہ خواہ کچھ بھی ہو اس جنگ کے نتیجہ میں موجودہ تمدن اور نظام یقیناً مٹ جائیگا۔ اور اس کی جگہ نیا تمدن اور نیا نظام قائم ہوگا۔ میں نے جس تمدن اور نظام کا خاکہ آپکے سامنے پیش کیا ہے یہ پہلے بھی ایکہزار سال سے زیادہ عرصہ تک دُنیا کے مختلف حصوں میں رائج رہ چکا ہے۔ اور دُنیا کی تاریخ میں پہلے بھی یہ تمدن اور نظام اُس تمدن اور نظام کے ساتھ ٹکرا چکا ہے جس کا خاتمہ موجودہ جنگ کرنے والی ہے:۔

اسلامی تمدن پہلے بھی غالب آچکا ہے

اس آخری تمدن اور نظام کی حامل اقوام اپنی تاریخ کا زمانہ دو ہزار سال بتاتی ہیں۔ اس زمانہ میں سے پہلے ۳۰۰ سال تو انہیں تعصب تکالیف اور مصائب کا شکار رہنا پڑا ۔ ۳۲۷ء میں کانسٹنٹین ٹائن کے عیسائی ہو جانے سے یہ حالت بدل گئی اور عیسائیت کے عرُوج کا زمانہ شروع ہُوا

اس زمانہ میں عیسائیت مشرقی رومی حکومت کے ساتھ وابستہ تھی۔ یہ عروج کا زمانہ کم و بیش ۳۵۰ سال تک جاری رہا۔ اس میعاد کے ختم ہونے سے قبل ایک نیا تمدن اور نظام جاری ہو چکا تھا۔ جو ان خصوصیات کا حامل تھا۔ جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ اسلامی تمدن اور نظام تھا جو تھوڑے ہی عرصہ میں عیسائی تمدن اور نظام پر غالب آ گیا۔ اور ہزار گیارہ سو سال تک دنیا کے مختلف حصوں میں رائج رہا۔ اس تمدن اور نظام کے جاری ہونے کے ایک ہزار سال کے بعد خفتہ عیسائی اقوام پھر بیدار ہوئیں اور جہاز رانی اور تجارت کے ذریعہ انہوں نے پھر اقتدار اور غلبہ حاصل کرنا شروع کیا حتیٰ کہ ان کا تمدن اور نظام دنیا کے اکثر حصہ پر مسلط ہو گیا۔ عیسائی اقوام کے اس دوسرے غلبہ کی ابتدا اٹھارھویں صدی عیسوی کی ابتدا میں ہوئی۔ اور اس کا اختتام بیسویں صدی کے دوسرے نصف کی ابتدا میں ہوتا نظر آتا ہے۔ یعنی اسی قریباً ۲۵۰ سال کی میعاد کے بعد۔

اسلامی تمدن کا پھر غلبہ ہوگا

ادھر اسلامی تمدن اور نظام کے احیاء کی بنیاد ۱۸۸۹ء عیسوی میں رکھی گئی۔ اور قرائن اور آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تمدن اور نظام کی روشنی اور چمک عام لوگوں کی نظروں کے سامنے اس تاریخ سے ۷۵ سال بعد آنی شروع ہو جائے گی۔ یعنی ۱۹۶۴ء تک عام لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیں گے۔ کہ اب یہ تمدن اور نظام غالب ہوتا نظر آتا ہے۔ اور اس عرصے کے بعد اس تمدن اور نظام کو ظاہری غلبہ حاصل ہونا شروع ہو جائے گا۔ ان دونوں اندازوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ صدی کے تاریخ نویس موجودہ مغربی تمدن اور نظام کے اختتام اور آئندہ اسلامی تمدن اور نظام کے غلبہ کی ابتداء کا زمانہ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۵ء تک قرار دیں گے۔ گو یہ رَو دونوں طرف انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں کے شروع کے زمانہ سے جاری ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ اس تمدن اور نظام کو غلبہ اور عروج عطا فرمائیگا۔ اور اس کا زمانہ جاری رہیگا جب تک انسان اپنے تئیں اسکی رحمت کے مورد بنائے رکھیں گے۔

دنیا میں آسمانی بادشاہت کے قیام کی پیشگوئی جو پوری ہو چکی ہے

اسلامی نظام کے قیام کی پیشگوئی

ہمارے آقا و سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہائت کمزوری اور بے کسی کی حالت میں جبکہ آپ کے ماننے والوں کی تعداد نہائت قلیل اور ان کے ذرائع ترقی نہائت محدود تھے۔ یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ میرے ماننے والے تمام اقوام عالم پر غالب آ جائیں گے۔ اور میرے ہاتھ سے قائم کیا ہوا نظام دنیا کا اصل نظام قرار پائے گا۔ گویا آپ کی بعثت کے بعد دنیا میں ایک نیا آسمان اور نئی زمین ہوگی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ علیم و قدیر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ قیصر و کسرےٰ جیسے باجبروت بادشاہوں کے خزائن پر بھی مسلمان قابض ہو جائیں گے۔ اور دوسری بڑی بڑی حکومتیں بھی مسلمانوں کے زیر نگیں ہوں گی۔ یہاں تک کہ تمام مشہور ملکوں پر پرچم اسلامی لہرائے گا۔ اور قلیل تعداد میں جو حکومتیں اسلامی نظام میں منسلک نہ ہونگی وہ اپنے قیام و بقا کے لئے اسلامی حکومتوں کا سہارا ڈھونڈیں گی۔ یہ وہ عظیم الشان سیاسی انقلاب تھا جس کے رونما ہونے کا وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر دیا۔ اور اس انقلاب کا برپا ہونا ضروری تھا۔ کیوں اس لئے کہ

اسلامی نظام کے قیام کی وجوہ

اوّل۔ شریعت کا مکمل نفاذ اسلامی حکومت کے قیام کا تقاضا کرتا تھا۔ کیونکہ بغیر اسلامی سلطنت کے احکام شرعیہ کو مکمل طور پر نافذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

دوم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدائے ذوالجلال کے مظہر کامل تھے۔ آپکو خدا تعالیٰ نے فرمایا الم تعلم ان اللہ لہ ملک السمٰوات والارض یعنی کیا تو نہیں جانتا۔ کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ کی کامل مظہریت کا مقام اس بات کا متقاضی تھا۔ کہ آپ کو روحانی بادشاہت کے ساتھ دنیوی بادشاہت بھی ملے۔ ورنہ دشمن کو یہ کہنے کا موقعہ ملتا۔ کہ یا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے مظہر اتم نہیں۔ یا پھر نعوذ باللہ عیسائیوں کے عقیدہ کی طرح خدا تعالیٰ بھی دنیوی حکومت سے بے دخل ہے۔

سوم۔ انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی قدرت کے اظہار کے لئے آتے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ افضل الانبیاء ہونے کے خدا تعالیٰ کی صفت قدیر کو سب سے زیادہ نمایاں کرنے والے تھے۔ آپکو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء تو کہہ کہ اے اللہ جس کے قبضہ قدرت میں ہر قسم کی بادشاہتیں اور سلطنتیں ہیں۔ تو جس کو چاہتا ہے بادشاہت کی نعمت عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے اس نعمت کو چھین لیتا ہے۔ پس اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس قدرت عظیمہ کا اظہار نہیں ہونا تھا تو خدا تعالیٰ نے آپکو اس طرح قدرت کے اظہار کرنے کا ارشاد کیوں فرمایا۔

چہارم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعوےٰ سید ولد آدم۔ افضل الرسل اور خاتم النبیین ہونیکا تھا پس اس علو مرتبت کے باوجود اگر آپکو اور آپکے متبعین کو ظاہری غلبہ نہ دیا جاتا۔ اور آپ کے دشمن اپنی ظاہری شان و شوکت کو برقرار رکھتے۔ تو ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام اور حضور کے مشن پر استہزا کا موقعہ ملتا۔ اور اس سے دین کی اشاعت میں روکاوٹ پیدا ہوتی۔ جو تمام دنیا کے لئے تھا

پنجم۔ بعض طبائع ظاہر پرست ہوتی ہیں۔ اور ان پر ظاہری اور مادی ترقی ہی اثر انداز ہو سکتی ہے۔ ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے بھی ضروری تھا۔ کہ ظاہری ترقی و غلبہ حاصل ہو تا کہ ان کے لئے حق کو قبول کرنے کے راستہ سے یہ روک بھی اٹھ جائے۔

پس ان وجوہ کی بناء پر اس پیشگوئی کا پورا ہونا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کی تکمیل کے لئے نہائت ضروری تھا۔ لیکن جس بے سروسامانی اور بظاہر مایوس کن حالات میں یہ پیشگوئی کی گئی۔ وہ اسکی تکمیل میں مزاحم تھے۔

مسلمانوں کی ابتدائی حالت

کیا وہ مسلمان بادشاہ ہو سکتے تھے۔ جن کو اپنے گھروں میں بھی امن کی زندگی نصیب نہ تھی۔ کبھی دشمنوں کا ظلم و ستم ان کو شعب ابی طالب کی تکلیف دہ اور مقطوع زندگی گزارنے پر مجبور کرتا اور کبھی اعداء اسلام کی مخالفت کی آندھی ان کو اپنے پیارے وطن ہاں اس وطن سے جہاں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کے نام کی بلندی کے لئے گھر تعمیر ہوا دور دھکیل کر حبشہ میں جلاوطنی پر مجبور کرتی۔ ان بے کس مظلوموں کے غلبہ اور حکومت کو کونسی عقل باور کر سکتی تھی۔ پھر اس بادشاہت کا وعدہ دینے والا وہ انسان تھا۔ جس کے پاس نہ کوئی جائداد تھی۔ اور نہ کوئی جمعیت۔ اور نہ وہ کسی جاگیر یا ریاست کا مالک تھا۔ بلکہ رؤسا قریش اس کے متعلق طنزاً کہا کرتے تھے۔ کہ لم یجد اللہ رسولاً الا یتیم ابی طالب کیا خدائے ذوالجلال کو اس یتیم کے سوا جو ابو طالب کے ٹکڑوں پر پلا ہے۔ اور کوئی شخص رسول بنانے کے لئے نہیں ملا۔ پھر تعجب اس بات پر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تعلیم لے کر آئے یعنی بت شکنی اور خدا پرستی کی۔ وہ قریش کی اس سرداری کو بھی جو ان کو کعبہ کے بتوں کی تولیت کی وجہ سے حاصل تھی جڑ سے کاٹنے والی تھی۔ پس لوگوں نے اس پیشگوئی کو بے حقیقت خیال کیا۔

ایک عظیم الشان سیاسی انقلاب کی پیشگوئی

لیکن خدائے ذوالجلال نے عقلمندوں اور سعید فطرت لوگوں کی راہ نمائی کے لئے اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے ساتھ ہی ایک اور پیشگوئی رکھی۔ جو اسی نوعیت کی تھی۔ اور اس میں بھی ایک عظیم الشان سیاسی انقلاب کی خبر تھی۔ اور وہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون الخ کے الفاظ میں ہے۔ یعنی وہ خدا جو تمام ظاہری اور باطنی حالات سے باخبر ہے ایک عظیم الشان سیاسی انقلاب کی خبر دیتا ہے۔ اور وہ یہ کہ رومی سلطنت جو ایرانیوں سے پسپا ہو چکی ہے

اور ان کے مقابلہ سے عاجز آ چکی ہے۔ خدا تعالےٰ کی تائید سے پھر فتح اور غلبہ حاصل کرے گی۔ اور یہ انقلاب نو سال کے اندر اندر ظہور پذیر ہوگا۔ اور آخر میں فرمایا ویومئذ یفرح المومنین یعنی وہ دن مومنوں کے لئے فرحت وشادمانی کا دن ہوگا۔ مومن کیوں خوش ہوں گے؟ اول اس لئے کہ خدا تعالےٰ کی وہ بات پوری ہوگی جس کی اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خبر دی۔ اور حضور کی صداقت کی ایک اور دلیل مہیا ہوگی۔ دوسرے اس لئے کہ پیشگوئی کے مطابق اس انقلاب کا آنا اس بات کی زبردست دلیل تھا۔ کہ وہ دوسرا انقلاب بھی رونما ہوگا جس کے ذریعہ مسلمانوں کو فوقیت اور غلبہ حاصل ہوگا۔ اور جس کی خبر اسی ذوالجلال خدا نے دی جس نے اس پہلے انقلاب کو پیشگوئی کے مطابق برپا کیا۔ پس مومنوں کے لئے خوشی کا مقام تھا۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں ان کو اپنی بادشاہت اور فوقیت کی جھلک نظر آتی تھی۔ اور ان ظالم اور جفاپرور دشمنوں کی ہلاکت دکھائی دیتی تھی جنہوں نے ان پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا۔ کیا وہ خدا جس نے چند ہی سالوں میں مغلوب اور شکست خوردہ رومیوں کو طاقت اور غلبہ دیا۔ کمزور اور بے سروسامان مسلمانوں کو طاقت اور فوقیت نہ دیگا۔ یقیناً دے گا۔ وھو علےٰ کل شیءٍ قدیر۔ آخر مومنوں کے دل اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر بہجت وسرور سے بھر گئے۔ اور ان کا ایمان پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا۔

مسلمانوں کی کامیابی

اگرچہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے اسلام کی عظیم الشان فتوحات اور ترقی کا تفصیلی علم نہیں مل سکتا تھا۔ اور اس سے یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ آئندہ زمانہ میں خالد بن ولید کی شجاعت عراق وشام میں کیسے کیسے جری دشمنوں کو خاک آلود کرے گی۔ یا عمرو بن العاص کی سیاست وبہادری۔ اور سعد بن ابی وقاص کا عزم وجرأت مصر وایران میں کیا کیا انقلاب پیدا کریں گے۔ پھر اس سے طارق بن زیاد۔ موسیٰ بن نصیر۔ محمد بن قاسم۔ مسلمہ بن عبد الملک وغیرہم کی شاندار فتوحات کا مکمل نظارہ آنکھوں کے سامنے نہیں آتا تھا۔

لیکن ایک عقلمند کے لئے ان عظیم الشان ترقیات کا اجمالی نقشہ اسی پیشگوئی کے پورے ہونے میں موجود تھا۔ چنانچہ تمام موافقین اور مخالفین نے دیکھ لیا کہ جس خدا نے پہلی پیشگوئی کو پورا کیا اسی نے مسلمانوں کی ترقی کے رنگ میں دوسرا انقلاب بھی عین پیشگوئی کے مطابق برپا کیا۔ اور خدا تعالےٰ کی تائید سے مسلمانوں نے اسقدر ترقی کی جس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں مل سکتی۔

عجیب بات ہے کہ فرعون نے خدا تعالےٰ کی تجلی کا مشاہدہ ایک بلند محل پر چڑھ کر کرنا چاہا اور ہامان سے استہزاءً کہا۔ کہ اے ہامان میرے لئے ایک بلند محل تیار کر۔ تا میں اس پر چڑھ کر موسیٰؑ کے خدا کا مشاہدہ کروں۔ خدا تعالےٰ نے اس کو اپنی تجلی دکھائی۔ اور اپنی قدرت کا مشاہدہ کرایا۔ لیکن بلندی پر نہیں بلکہ پانی کی تہ میں۔ اور سمندر کی مہیب موجوں کی لپیٹ میں۔ لیکن اس کے خلاف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے کہا کہ اگر تیری خواہش ہو تو ہم تمہیں قوم کی لیڈری کے بلند مقام پر فائز کر دیتے ہیں۔ یا اگر تو مال چاہتا ہے تو تجھے سب سے زیادہ مالدار بنا دیتے ہیں۔ اور اگر تجھے کسی حسین وجمیل لڑکی کے ساتھ شادی کی خواہش ہے تو یہ خواہش بھی پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن تو اس تعلیم کو پیش نہ کر جو ہماری رسوم کے خلاف ہے۔ اور اس خدا کا نام نہ لے جس سے ہمارے بتوں کی ہتک ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے آقا وسردار نے خدا اور اس کے دین کے لئے ان سب عزتوں کو چھوڑا۔ اور اپنے رب کی تجلی کو غربت اور مسکینی میں مشاہدہ کرنا چاہا۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ ہم تجھے اپنی قدرت کا مشاہدہ عزت وغلبہ اور ترقی وبادشاہت میں کراتے ہیں۔ چنانچہ جیسا خدا نے چاہا ویسا ہی ظہور میں آیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی عزت وغلبہ حاصل ہوا۔ بلکہ آپ کے خادموں اور غلاموں کو بھی جنہوں نے آپکی اطاعت میں سر تسلیم خم کیا۔ دنیا کی عزت اور سلطنت کے تاج پہنائے گئے اور اقوام عالم کی سرداری ان کو بخشی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:

ومن جاءہ ذلاً لتعظیم شانہ
فیعطی لہ من حضرت القدس سوددا

یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم شان کیلئے تذلل اختیار کرتا ہے۔ قدوس خدا کی طرف سے اس کو دنیا کی سرداری عطا کی جاتی ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ محمدٍ وآل محمدٍ وبارک وسلم۔

ع غرض دنیا میں آسمانی بادشاہت کے قیام کی یہ پہلی پیشگوئی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔ (باقی)

خاکسار برکات احمد بی اے از لاہور

مشرقی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

مولوی مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ بٹورا ٹانگانیکا سے ۱۱ جنوری کو لکھتے ہیں:۔

سیرت النبی کے جلسے

سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسے یکم دسمبر کو بیترو بی شہر میں اور ٹانگا شہر میں منائے گئے۔ ان ہر دو مقامات پر غیر مسلم معززین نے جلسوں میں شمولیت کے علاوہ تقریریں بھی کیں۔

تحریری کام

ماہ دسمبر میں اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ایک سپارہ قرآن مجید کا سواحیلی میں ترجمہ کیا گیا۔ اس وقت تک کل چھ سپارے ترجمہ ہو چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی ترجمہ کو خود ہی ٹائپ کیا۔ رسالہ سواحیلی کے لئے مضامین تیار کئے۔ دس شرائط بیعت اور موجودہ وقدیم عیسائیت میں فرق مضمون کا سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ سولہ خطوط لکھے۔ ان خطوط میں بیرونی جماعتوں اور افراد کو تفسیر القرآن۔ چندہ جلسہ سالانہ اور دیگر تبلیغی امور اور مالی معاملات کے متعلق تحریک کی۔

درس وتدریس

روزانہ بعد نماز صبح حقیقۃ الوحی کا درس سواحیلی میں دیتا رہا۔ ان دنوں نشانات کا حصہ سنا رہا ہوں۔ افریقن کافی دلچسپی اور شوق سے سنتے ہیں وقتاً فوقتاً بعد نماز مغرب سواحیلی میں قرآن مجید کا درس دیتا رہا۔

قیدیوں کو ہر اتوار دس بجے سے گیارہ بجے تک مذہبی واخلاقی تعلیم دینے کے لئے جاتے رہے۔ اور مندرجہ ذیل امور کے متعلق ان میں لیکچر دئیے (۱) اسلامی صفات پیدا کرنے کی تلقین (۲) نماز وضو کا طریق اور دیگر دینی باتوں کے سمجھانے کے علاوہ سواحیلی میں نماز مترجم اور رسالہ سواحیلی پڑھنے کے لئے قیدیوں میں تقسیم کیا۔ دو مرتبہ قیدیوں کو پڑھانے کے لئے الشیخ صالح صاحب افریقن مبلغ گئے۔

احمدیہ سکول ماہ دسمبر میں موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند رہا۔ دینیات کا امتحان نومبر کے آخر میں لیا تھا۔ خاکسار نے پرچے دیکھے ۵ شلنگ سلور جبلی میموریل پرائز دینیات میں اول داخلہ والے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اب کے رشیدی صالح لڑکا اول رہا۔ سابق چیف احمد سانسا کو خاکسار قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاتا رہا۔ اور سلسلہ کے دیگر مضامین جو سواحیلی میں تیار ہیں اسے پڑھنے کے لئے دئیے۔ خدا کے فضل سے یہ نوجوان احمدیت کے متعلق کافی معلومات حاصل کر چکا ہے۔

ایک عرصہ سے خاکسار ایک سلطان کو مل کر تبلیغ کرتا رہا۔ گذشتہ دسمبر میں خاکسار کو چار مرتبہ جانے کا موقعہ ملا۔ کوشش کی گئی کہ اس سے زمین حاصل کر کے ایک چھوٹی سی مسجد اس علاقہ کے احمدیوں کے لئے اور سکول بچوں کے لئے کھولا جائے۔ سو الحمد للہ سلطان اس بات کو مان گیا۔ زمین بھی اس نے دکھا دی۔ چنانچہ اس کے بعد ڈی۔ سی سے مل کر اس زمین کے لئے گورنمنٹ کو درخواست دی گئی

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں D.C. A.D.C. - S.P. اور دیگر یورپین آفیسر۔ انسپکٹر آف سکولز۔ سنٹری انسپکٹر سب انسپکٹر پولیس سے جماعتی ضروریات اور سلسلہ کے کاموں کی خاطر ملا۔ اس کے علاوہ پبلک کے بعض معززین غیر احمدیوں افریقن ہندوستانیوں سے بھی مل کر تبلیغ کی گئی۔ جموں کے رہنے والے ایک ریلوے ڈرائیور ان دنوں زیر تبلیغ ہیں۔ الفضل کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ احمدیہ لٹریچر کے لئے انہوں نے ۵۰/۸ شلنگ دینے کا وعدہ کیا ہے

چندہ تحریک جدید

دسمبر کے آخری دنوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطبہ چندہ تحریک جدید کے متعلق ملا۔ خاکسار نے ۷۰/۸ شلنگ کا وعدہ کیا ہے۔ خاکسار کی اہلیہ نے ۷/۸ شلنگ نقد دئیے۔ اور باقی احباب سے خود خاکسار نے مل کر وعدے لئے۔ عورتوں میں اس دفعہ خاکسار کی اہلیہ نے تحریک کی۔ ایک احمدی خاتون نے نقد رقم دی۔ اور خدا کے فضل سے امید ہے کہ اس سال کے وعدے قدرے اضافہ کے ساتھ ہوں گے انشاء اللہ اور دور کے رہنے والے دوستوں کو بھی تحریک کی ہے

تقسیم لٹریچر

رسالہ سواحیلی دسمبر نمبر دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ جوزنجبار۔ ٹانگا۔ نیروبی۔ ممباسہ دارالسلام۔ گگومہ اور دوسرے بڑے بڑے شہروں اور ٹبورا میں تقسیم کیا۔ ٹرینوں اور ریلوے سٹیشنوں۔ ریلوے ورک شاپ وغیرہ میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ احمدیت یا حقیقی اسلام انگریزی۔ ترجمہ قرآن پارہ اول۔ فلاسفی اور بعض دیگر اشتہارات اور اخبار الفضل غیر احمدیوں۔ غیر مسلموں کو پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔

عورتوں کے جلسے

عورتوں کا جلسہ ہر جمعہ کے دن ہوتا رہا۔ اور ان میں تربیتی امور کے متعلق لیکچر دیئے گئے۔ نماز یاد کرائی جاتی رہی جلسہ سالانہ کے چندہ اور روزوں کے متعلق تحریک کی گئی۔ شوال کے روزوں کی اطلاع ہمیں شروع دسمبر میں ملی اس لئے اسی وقت سے رکھنے شروع کر دیئے۔ اور مقام مسرت ہے کہ افریقن احمدی مردوں اور عورتوں نے اس معاملہ میں اعلیٰ نمونہ فرمانبرداری کا دکھایا ہے۔ لڑکیوں کو مکان پر خاکسار کی اہلیہ نماز یاد کراتی رہی۔

نو احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضل خدا ٹبورا میں ۱۷ احمدی ہوئے۔ جن کے بیعت فارم حضور کی خدمت میں بھیج دیئے گئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ ٹانگا سے ۸ اصحاب کے احمدی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار کی اہلیہ گزشتہ ہفتہ سخت بیمار ہو گئی۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہو گیا۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ صحت دے۔

گگومہ میں تبلیغ

گگومہ ٹانگانیکا جھیل کے کنارے پر ایک پرانا شہر ہے۔ اور عربوں کے زمانہ میں بہت ترقی پر اس کی تجارت تھی۔ عربوں کا اور اسلامی اثر کافی ہے۔ قریباً تین سو میل ٹبورا سے دور ہے دسمبر کے آخری ہفتہ میں شیخ صالح صاحب افریقن مبلغ کو روانہ کیا گیا تھا۔ سات دن رہ کر

دیگر مذاہب کی جدوجہد

قدیم باشندوں میں عیسائیت کی اشاعت

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کے صدر لالہ دیوی چند صاحب ایم اے نے حال میں سی۔ پی کا دورہ کیا ہے اور اپنے دورہ کے حالات "پرکاش" ۲ فروری میں شائع کئے ہیں آپ لکھتے ہیں

"عیسائیوں کا چھتیس گڑھ کے علاقہ میں اور عام طور پر سی۔ پی میں زبردست پرچار ہے۔ ساگر میں او سطاً دو ہندو روزانہ عیسائی بنائے جاتے ہیں سی۔ پی میں ۲۳ لاکھ گونڈ ہیں۔ ہندوؤں کا ان کے اندر کوئی کام نہیں ہو رہا۔ مگر عیسائی پادری ان میں کام کر رہے ہیں۔ فادر ایلون گونڈوں میں کام کرتا ہے جس طرح سے کہ ڈاکٹر وسل دتلام میں بیٹھا ہوا سنٹرل انڈیا کے بھیلوں کے اندر کام کر رہا ہے ایلون صاحب کہتے ہیں۔ کہ میں عیسائی نہیں ہوں تو کیتھولک پنڈت ہوں۔ گونڈوں کو کہتا ہے۔ کہ تم جہاں اپنے دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہو۔ وہاں ہمارے ایک دیوتا یسوع مسیح کی تصویر کی بھی پوجا کیا کرو۔ اور اسے گلے میں ڈال لیا کرو منڈلا ضلع میں جہاں قحط پڑا ہوا ہے عیسائی مشنری روپیہ اور اناج تقسیم کرتے ہیں۔ اور گونڈوں کو عیسائی بناتے ہیں"

سوامی سوتنترانند صاحب نے لکھا ہے کہ آسام کی جنگلی اقوام میں بھی عیسائی مشنری برابر پرچار کر رہے ہیں۔

آریہ سماج کا پرچار

باوجود اس کے کہ آریہ سماج اس تعلیم کو عام طور پر ترک کر چکی ہے۔ جو سوامی

واپس آئے۔ اور قریباً دو سو افریقن کو انہوں نے تبلیغ کی۔ پولیس نے دس آدمیوں سے زیادہ اجتماع ممنوع قرار دیا تھا۔ اس لئے ایک ٹولی آتی وعظ سن کر چلی جاتی پھر دوسری آتی۔ واپسی پر شیخ صالح صاحب سے انہوں نے پھر آنے کو کہا۔

(انشر واشاعت)

دیانند صاحب نے پیش کی تھی۔ اور ان کے صاف اور واضح احکام کے الٹ چل رہی ہے۔ تاہم ہندوؤں کی تعداد کو بڑھانے کے لئے دور دراز علاقوں میں کام کر رہی ہے۔ پرکاش ۲ فروری لکھتا ہے "مشن کی طرف سے ضلع ساگر میں شدھی ورکیو کا کام ہو رہا ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ میں اس نے چار سو غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں داخل کیا اور قریباً دو درجن اغوا شدہ ہندو عورتوں کو بچایا۔ اب بلاسپور میں ایک آشرم کھولا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندو لڑکیوں کے اغوا کو روکا جائے لالہ دیوی چند صاحب کا بیان ہے۔ کہ وہاں سے ہر سال آٹھ سو ہندو لڑکیاں اغوا ہوتی ہیں۔

ویدوں کا ہندی میں ترجمہ

اجمیر میں ایک آریہ ساہتیہ منڈل قائم ہے جس نے بارہ سال میں چاروں ویدوں کو چودہ جلدوں میں شائع کیا ہے سب کا سائز ایک ہی ہے۔ اور صفحات بھی قریباً برابر ہیں۔ ہر وید کے ایک ایک منتر کے نیچے اس کا سہل ہندی میں ترجمہ دیا گیا ہے۔ کل جلدوں کی قیمت ۴۲ روپے ہے۔ مگر منڈل نے یہ قیمت بالاقساط وصول کرنے کی بھی ایک سکیم تیار کر رکھی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ویدوں کا انگریزی میں ترجمہ کرنا بھی منڈل کے پروگرام میں داخل ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا۔ یو۔ پی کے ایک آریہ سماجی نے ۲۵ ہزار روپیہ ویدوں کے ترجمہ کے لئے دیا تھا۔ اور وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر یہ کام کامیابی سے ہونے لگا۔ تو وہ ایک لاکھ روپیہ اس کے لئے دیں گے۔ یو۔ پی کی پرتی ندھی سبھا نے یہ کام شروع کیا۔ مگر صرف یجروید کے چودہ ادھیائے شائع کرنے رہ گئی اور اس پر یہ ۲۵ ہزار روپیہ صرف کر دیا۔ سوامی دیانند صاحب نے بھی ویدوں کا ہندی میں ترجمہ شروع کیا تھا مگر صرف یجروید کا ترجمہ کر سکے تھے۔ کہ فوت ہو گئے۔ ان کے بعد بعض آریہ سماجی وِدوانوں نے باقی ماندہ ترجمہ کا کام مکمل تو کر دیا۔ مگر سب کی قیمت کئی سو روپیہ تھی۔ اور اس وجہ سے عام آریہ سماجی خرید نہ سکتے تھے۔ اجمیر کے ساہتیہ منڈل نے گویا ۴۲ روپے قیمت مقرر کر کے اس مشکل کو ایک حد تک حل کر دیا ہے۔

افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج نے بار بار اعلان کرنے اور ہماری طرف سے پیہم تقاضوں کے باوجود اردو میں ویدوں کے ترجمہ کی طرف ابھی تک توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ہندوستان میں یہی زبان سب سے زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ اسی ضمن میں یہ معلوم کرنا بھی موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ عیسائی اس وقت تک بارہ سو زبانوں میں بائیبل کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ اور صرف برٹش ایمپائر میں آج تک بائیبل کی پچاس کروڑ جلدیں فروخت ہو چکی ہیں یہ ہمارے خیال میں مذہبی کتب کی اشاعت کا ایک ایسا ریکارڈ ہے۔ جس سے ہمارے دوستوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

مردم شماری اور ہندو

مردم شماری کے سلسلہ میں ہندو بڑی شدومد سے کام کر رہے ہیں۔ سی۔ پی میں پہلے کچھ آریہ سماجی پرچارک کام کر رہے تھے۔ اب پرکاش لکھتا ہے۔ کہ مردم شماری تک کچھ اور اپدیشک رکھے گئے ہیں۔ جگہ جگہ کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں۔ جن کی رپورٹوں سے ہر ہندو اخبار کے صفحات پر نظر آتے ہیں۔ ان کانفرنسوں میں بالخصوص آدی دہرمیوں پر نظر عنایت زیادہ مبذول کی جا رہی ہے۔ اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ آئندہ مردم شماری میں اپنے آپ کو ہندو لکھوائیں۔ اور اس کے لئے کئی حیلے بہانے بھی کئے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف قریباً سب آریہ سماجی بھی اس بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ سب اپنے آپ کو ہندو لکھوائیں۔

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۹۵ میں ابراہیم ولد چودہری کرم الدین صاحب قوم جٹ وڑیس پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری مرنے کیوقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کروں۔ تو وہ حصہ وصیت سے ادا شدہ شمار ہوگی۔ (۱) اسوقت میری جائیداد مشترکہ بصورت اراضی زرعی تقریباً چھ گھماؤں دو کنال جدی ملکیت ہے۔ ۱۴ کنال اراضی رہن لی ہوئی ہے۔ جس کا زر رہن ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ حصہ چاہ مذکور جائیداد میں داخل ہے۔ جس کی قیمت ۲۵۰/۰ روپیہ ہے۔ مکانات قیمتی ۴۰۰/۰ روپیہ کے ہیں۔ اس کے علاوہ منقولہ جائداد مبلغ ۲۰۰/۰ روپیہ بصورت مال ومویشی ہوگی۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ بکفالت مذکورہ جائیداد کے تقریباً ۴۵۰/۰ روپیہ میرے ذمہ قرض ہے۔ (۲) میری ماہوار آمدنی بصورت ملازمت ۴۸ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں العبد ابراہیم کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان گواہ شد جلال الدین محلہ دارالبرکات قادیان گواہ شد سید محمد ناصر شاہ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۵۷۳۷ منکہ محمدی بیگم بیوہ جمعدار نواب دین صاحب مرحوم عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء سکنہ دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت کچھ اور جائداد نہیں ہے۔ صرف میرے پاس مبلغ آٹھ سو تین روپے بارہ آنے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی رقم میرے پاس نہیں ہے۔ اگر مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ روپیہ حضور نے تجارت میں لگوایا ہوا ہے۔ اس رقم پر جو نفع آئیگا۔ اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی میں ۸۰۳/۱۲/۰ کا ۸۰/۰ روپے نقد جب آپ چاہیں۔ چاہے آج ہی چاہیں وصول کر سکتے ہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بیت المال کو میری وصیت دکھا کر یہ رقم ۸۰/۰ روپے آپ وصول کر لیں مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ میری رقم جمع ہے۔ العبدہ نشان انگوٹھا محمدی بیگم بیوہ جمعدار نواب دین مرحوم گواہ شد محمد سلیع اللہ قریشی موصی دارالرحمت گواہ شد شیخ اللہ بخش آف بنوں حال قادیان۔

نمبر ۵۷۹۰ منکہ فرید احمد محسن ولد چودہری علم دین صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۷ء ساکن چک ۳۳۲ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۸۔ ایکڑ اراضی واقع چک ۳۳۲ ج ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ہے۔ ابھی یہ زمین مشترکہ ہے اس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ آج کل کے بازاری نرخ کے حساب سے اس کی قیمت ۳۲۰۰/۰ ہے اس میں میرے حصہ کی قیمت ۸۰۰/۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ ایک عدد مکان خام واقع چک ۳۳۲ میں ہے اس کے بھی ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی قیمت یکصد روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک گھماؤں زمین موضع دھنی دو۔ تحصیل نارووال میں ہے۔ اس کی قیمت کل ۸۰۰/۰ روپے ہے۔ اس میں بھی میرا چوتھا حصہ ہے۔ اور میرے حصہ کا مبلغ ۲۰۰/۰ روپیہ بنتا ہے۔ اس طرح کل جائیداد کی قیمت ۱۱۰۰/۰ روپیہ ہوئی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی بصدق دل اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر اس کے علاوہ مجھے کوئی اور آمد بصورت ملازمت یا تجارت وغیرہ ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ماہ بماہ داخل کراتا رہوں گا۔ آخر میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری وصیت کے میرے ورثاء پابند ہوں گے العبد فرید احمد محسن بقلم خود گواہ شد عبدالرحمٰن بی۔ اے چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائلپور گواہ شد محمد اعظم بقلم خود چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائلپور

نمبر ۵۷۹۲ میں حسین بی بی بیوہ دین محمد قوم راجپوت پیشہ حکمت عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۳۹ء ساکن میانوالی مہاراں ڈاکخانہ کھوکھروالی ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائداد صرف یکصد روپیہ نقد ہے۔ اور اس کے سوا نہ کوئی زیور ہے نہ کوئی اور جائداد ہے۔ سو میں اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وصیت کرتی ہوں سو انشاء اللہ تعالیٰ دس روپے جلد ادا کر دوں گی۔ اور چندہ شرط اول ۴ اور برائے اعلان وصیت ۸ کل میزان مبلغ ۱۲ روپے فارم ہذا کے ساتھ ادا کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبدہ حسین بی بی حال وارد بھینی بانگر نزد قادیان گواہ شد سکندر علی ولد ولیداد حال وارد بھینی بانگر گواہ شد حکیم ناظر حسین پسر موصیہ گواہ شد الہ دین ولد کریم بخش جٹ ساکن بھینی بانگر

نمبر ۵۷۹۳ میں عمر بی بی بیوہ امام دین قوم لوہار عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن ٹمانگٹ اوچے ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت صرف یکصد روپیہ نقد ہے میں اس کے ساتویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر میری وفات کیوقت میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے سوا اسوقت نہ میری کوئی جائیداد ہے۔ اور نہ ہی کوئی آمدنی کی صورت ہے۔ الامۃ عمر بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد مستری غلام نبی داماد موصیہ گواہ شد محمد امین زعیم محلہ دارالرحمت قادیان۔

نمبر ۵۷۹۴ میں خدیجہ زوجہ میاں عبدالرحیم صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد یک صد روپیہ کا زیور ہے۔ مہر میں وصول کر چکی ہوں۔ اور میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مذکورہ جائداد اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ العبد نشان انگوٹھا خدیجہ زوجہ عبدالرحیم گواہ شد عبدالقادر بقلم خود ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع فیروزپور ۲۹/۱۲/۴۰۔ گواہ شد عبدالرحیم خاوند موصیہ قادیان

نمبر ۵۷۹۱ میں نور بی بی عرف تجو بی بی بیوہ منشی سید عبدالحق صاحب مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن کوسمبی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائداد صرف اراضی تیئس گونٹھ جس کی موجودہ قیمت تخمیناً مبلغ ۲۳۰/۰ روپے ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جس کا دسواں حصہ مبلغ ۲۳/۰ ہوتا ہے۔ اس میں سے میں نقد ۱۸/۰ روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتی ہو۔ انشاء اللہ باقی پانچ روپیہ تین ماہ کے اندر اندر روانہ کر دوں گی۔ اگر میری وفات کے وقت میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ موجودہ حالت میں میرا گزارہ میری چچی صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہونے پر ہے۔ میرا ذاتی کوئی مکان نہیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ نشان انگوٹھا نور بی بی عرف تجو بی بی گواہ شد سید مبشر الدین احمد احمدی سکرٹری خدام الاحمدیہ سونگڑہ گواہ شد سید غلام محمد احمدی سکرٹری وصایا انجمن احمدیہ سونگڑہ ضلع کٹک ۱۳/۱/۴۱

نمبر ۵۷۹۹ میں منشی احمد الدین ولد حاجی نور الدین صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر ملازمت عمر ۹۵ سال تاریخ بیعت صحابی ۱۸۸۹ء ساکن لاہور وسن پور حال سری گوبند پور ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد غیر منقولہ اسوقت نہیں ہے۔ اور میرا گزارہ میری ماہوار پنشن پر ہے۔ جو کہ ۳۰ ماہوار ہے جس کے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں ماہ بماہ اپنی پنشن کے دسویں حصہ کو یعنی ۳۰ کے دسویں حصہ مبلغ ۳ روپے ماہوار کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں ادا کرتا رہونگا۔ اگر میری آمد میں کمی یا زیادتی ہوگی تو اسی کے مطابق کمی وبیشی کرتا رہونگا۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد احمد دین ولد حاجی نور الدین گواہ شد محمد بشیر الدین اصغر احمدی سری گوبند پور گواہ شد لطیف احمد ڈرائنگ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول سری گوبند پور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شولاپور ۳ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے محرم کے دنوں میں قیام امن کے لئے شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے جو سات دن تک نافذ العمل رہے گا۔

وشی ۳ فروری۔ مارشل پیٹان کے حکم سے ۷۵ شہروں کے میئر برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ فرانس کے نئے نظام کے ساتھ دل سے تعاون نہیں کر رہے تھے۔

لنڈن ۳ فروری۔ افغانستان کا ایک وفد جاپان سے تجارتی معاہدہ کے متعلق گفتگو کرنے کے لیے ٹوکیو جا رہا ہے۔ لیڈر وفد غلام غوث خان ان دنوں وزیر اعظم اور شاہ کابل سے بات چیت کر رہے ہیں۔ افغانستان چند دیگر ممالک سے بھی تجارتی معاہدے کرنا چاہتا ہے اس نے صنعت و حرفت اور تجارت کو ترقی دینے کے لئے ایک سکیم تیار کی ہے۔

لاہور ۳ فروری۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مشہور ہندو لیڈر رائے بہادر رسلی رام کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے سشن جج لاہور نے داس رام اور کشن چند کو سزائے پھانسی کا حکم دیا۔

کراچی ۳ فروری۔ ڈیلی گزٹ کے بیان کے مطابق یہاں افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ سندھ کے وزیر تعلیم شیخ عبد المجید یا تو مستعفی ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں

لنڈن ۳ فروری۔ موسم کی خرابی کے باوجود ہفتہ کی رات کو برطانوی جہازوں نے متعدد فرانسیسی بندرگاہوں پر جو جرمنی کے قبضہ میں ہیں زبردست کامیاب ہوائی حملے کئے۔ ساحل کی نگرانی کرنے والے دستے ہر وقت چوکس رہتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ دشمن برطانیہ پر حملہ کی تیاری تو نہیں کر رہا تاکہ نقل و حرکت شروع ہوتے ہی اس کا سامنا شروع کر دیا جائے۔

لنڈن ۳ فروری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ پر براہ راست لشکر کشی کی تیاریوں کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ گزشتہ دس روز سے برطانیہ پر جرمنی کی فضائی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئی ہیں غیر جانبدار ذرائع نے بھی اس نظریہ کی تائید کی ہے کہ برطانیہ پر پہلے ایک شدید ہوائی حملہ کیا جائے گا اور اس کے بعد چڑھائی کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

وشی ۳ فروری۔ مارشل پیٹان اور ہٹلر میں جو خط و کتابت ہو رہی ہے اس کی نسبت قیاس کیا جاتا ہے کہ ہٹلر فرانسیسی بیڑہ اور شمالی افریقہ کی بندرگاہوں کے استعمال کا مطالبہ کر رہا ہے۔

یروشلم ۳ فروری۔ برطانوی بری افواج اور رائل ایر فورس میں گزشتہ بھرتی کے موقعہ پر فلسطین کے دس ہزار عرب اور یہودی بھرتی ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲ فروری۔ برمنگھم کے دورہ کے بعد مسٹر رینڈل دکی نے برمنگھم کے کارخانوں کی تنظیم سے اپنے دل پر گہرے اثر کا ذکر کیا۔ اور برمنگھم میں نقصان کی وسعت کو دیکھ کر اپنی حیرانی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ جس طریق سے از سر نو تعمیر کا کام جاری ہے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی شہر کو کس طرح از سر نو آباد کیا جا سکتا ہے

لنڈن ۴ فروری۔ نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے فرانس کی سرکاری ایجنسی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مارشل پیٹان جرمنی کو کوئی ایسی رعائتیں دینے کے لئے تیار نہیں۔ جو فرانس کے وقار کے خلاف ہوں۔ وہ عارضی صلح کے شرائط پر دیانت داری سے عمل کر رہے ہیں۔ ان سے زائد کچھ کرنے کے لئے تیار نہیں۔

لنڈن ۴ فروری۔ انگریزی فوجیں ارٹریا اور ابی سینیا میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اطالوی سومالی لینڈ میں بھی بہت دور تک بڑھ گئی ہیں۔

لنڈن ۴ فروری۔ کل دشمن کے ہوائی جہاز مالٹا پر اڑے۔ مگر کوئی بم نہیں گرایا۔ ہوا مار توپوں کے گولے برسانے پر بھاگ گئے۔

لنڈن ۴ فروری۔ مسٹر رنڈل دکی مسٹر ڈی دلیرا کو ملنے کے لئے ڈبلن گئے ہیں۔

کلکتہ ۴ فروری۔ ایڈیشنل مجسٹریٹ نے ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت مسٹر سبھاش کے نام دوسرا وارنٹ جاری کر دیا ہے

لنڈن ۴ فروری۔ البانیہ کی سرحد سے خبر آئی ہے۔ کہ اڈریاٹک سمندر میں ۲ اطالوی جہازوں کو ڈبو دیا گیا ہے۔

لنڈن ۴ فروری۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابی سینیا میں اطالوی فوجیں سرعت سے پیچھے ہٹتی جا رہی ہیں۔ اور ان کے رنگ ڈھنگ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے جی چھوٹ گئے ہیں۔ اس وقت اطالوی فوجوں کو دو مصیبتوں کا سامنا ہے۔ ایک طرف تو ہیل سلاسی کے سپاہی ان پر حملے کر رہے ہیں اور دوسری طرف انگریزی فوجیں انہیں پیچھے دھکیل رہی ہیں۔

ایتھنز ۴ فروری۔ البانیہ میں اطالویوں نے یونانیوں پر ۱۲ جوابی حملے کئے۔ مگر ہر بار منہ کی کھائی۔ ان حملوں میں دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دو دنوں میں آدھے اطالوی ڈویژن کا صفایا ہو گیا۔

لنڈن ۴ فروری۔ اٹلی پر اطالوی فوجوں کی ناکامیوں کا جو اثر ہو رہا ہے اس کی وجہ سے میسولینی نے دکھنی علاقہ کو جنگی قرار دے کر مارشل لا جاری کر دیا ہے۔

لنڈن ۴ فروری۔ مارشل پیٹان نے موسیو لاول کو یہ سمجھ کر حکومت میں واپس بلا لیا ہے۔ کہ اس طرح اپنی حکومت کو جرمنی کے عتاب سے بچا سکیں گے۔

لنڈن ۴ فروری۔ وشی گورنمنٹ امیر البحر اڈمرل ڈارلا نے بیان کیا۔ کہ فرانسیسی بیڑا فرانس کا ہے۔ اور اسی کے پاس رہے گا۔

لنڈن ۴ فروری۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے بریسٹ کے اڈے پر دو اور حملے کئے۔ اور تمام جہاز سلامتی سے واپس آ گئے۔

لنڈن ۴ فروری۔ گذشتہ ہفتہ برطانیہ کے سات جہاز ڈوبے جن کا وزن ۲۳۵۰۰ ٹن سے کچھ ہی زیادہ تھا۔ دو جہاز انگریزوں کے ساتھیوں کے ڈوبے جن کا وزن دس ہزار ٹن تھا

دہلی ۴ فروری۔ ہندوستانی مستریوں کو انگلستان میں ٹریننگ دینے کا جو انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے ماتحت پہلا دستہ جو پچاس آدمیوں پر مشتمل ہے جلد روانہ ہونے والا ہے۔ اس میں ہر مذہب کے لوگ شامل ہیں۔ چار ایسے ہیں۔ جو طالب علم ہیں۔ اور باقی کہیں نہ کہیں ملازمت کر رہے تھے۔ دوسرے دستے کے پچاس آدمیوں کے انتخاب کا جلد انتظام ہونے والا ہے۔ جو ڈیڑھ ماہ تک روانہ ہو جائے گا۔ پھر اور دستے بھیجے جائیں گے۔

دہلی ۴ فروری۔ جنگ میں کپڑے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نئے کارخانے کھولے جا رہے ہیں۔ جن میں سے ایک سیالکوٹ میں دوسرا آگرہ میں اور تیسرا ریاست حیدرآباد کے شہر سکندرآباد میں جاری کیا جائے گا۔

لاہور ۴ فروری۔ ضلع فیروز پور نے ۲ لاکھ ۸۰ ہزار روپے چار ہوائی جہاز خریدنے کے لئے دیئے ہیں۔

پشاور ۴ فروری۔ قبائلی جن لوگوں کو حال میں پکڑ کر لے گئے تھے۔ گورنمنٹ انہیں چھڑانے کی پوری کوشش کر رہی ہے

دہلی ۴ فروری۔ سنٹرل اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے لئے جو ریزولیوشنز آئے ہیں۔ ان میں پہلا سردار سنت سنگھ صاحب کا ہے۔ جس میں ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ جو موجودہ سیاسی حالات پر غور کر کے اصلاح کی صورت پیش کرے۔

لنڈن ۴ فروری۔ حال میں نازیوں نے جن تین اطالویوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا تھا۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جرنیل

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی